



شَيْخُ الْعِلْمِ
مُجَلَّدٌ
شماره نمبر 4 2018 ربيع الأول 1440 هـ

جشنِ عید میلاد النبی ﷺ



پیر طریقت و رہبر شریعت عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ
ڈاکٹر محمد سلطان العارفين
الازہری صلی اللہ علیہ وسلم



RELIANCE

INTL. CARGO

**INTL. COURIER
&
CARGO SERVICES**

RELIANCE PARTNERS

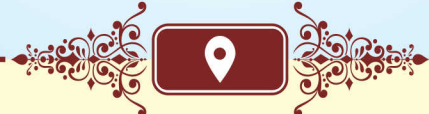


FedEx
Express

SKY NET
WORLDWIDE EXPRESS

ASIF IQBAL

Manager Sales
0321-6624401
0333-4131843



568-B Peoples Colony#1, Near KIPS College,
Satiana Road, Faisalabad
Office: 0092(0)41 855 4025, Fax: 0092(0) 41 855 4024
E-mail: intlreliance@yahoo.com
www.reliancentl.com.pk

قدوة السالكين قاسم فيضان نبوت
سلطان بيوتى حضرت خواجہ
علاء محمد السیرین
عرفی
رحمۃ اللہ علیہ

شہادۃ العلامہ فیہ
مجلد 4 2018ء ربیع الاول 1440ھ

انا مسلم لکھنؤ کا قاضی و محقق
 حضرت علامہ
 پیر محمد عیسیٰ الدین
 آستانہ عالیہ نیریاں شریف
 آزاد میر

پیر محمد سلطان العارفین
الانوری
صاحب

پرفیسر ڈاکٹر اعلیٰ قریشی صاحب
مفتی محمد عابد علی رضوی صاحب
مولانا چانگیر صاحب (کراچی)
ڈاکٹر غلام انور اذہری صاحب
صاحبزادہ قاری منصور حسین توہید
علامہ میر سلطان محمود نقشبندی
راجہ محمد عمران نقشبندی صاحب UK
خلیفہ محمد واحد تتمہ صدیقی صاحب
خلیفہ محمد شبان صدیقی صاحب
خلیفہ حاجی عبداللہ صدیقی صاحب

محمد صفدر صدیقی

میاں محمد ساجد صدیقی

حافظ عبد الوثيق

2 حمد باری تعالیٰ
3 نعت رسول ﷺ
4 سلام بخمیر خیر الانام
5 ادارہ
10 آؤ میلا دمنائیں
13 آیہ درود کا تفسیری جائزہ
22 گنبدِ حضرت کی گھنٹی چھاؤں کو سلام
23 کروڑوں درود و سلام
24 عقیدہ بردہ شریف کی ادبی حیثیت
32 افانضات شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ، فوائد درود و سلام
40 علیک السلام اے ہدایت کے مرکز
41 میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکتیں
46 دلائل الخیرات اور صاحبِ دلائل
59 درود شریف کی برکتیں

حاجی محمد بشیر داؤد صدیقی
 حاجی محمد آصفؑ صدیقی
 میاں محمد حامد محمود صدیقی
 خلیفہ غلام مجدد صدیقی
 میاں عقیلؑ احمد صدیقی
 شیخ محمد نعیم صدیقی
 محمد رمضان ڈوگر صدیقی
 میاں محمد آصفؑ صدیقی
 میاں محمد عمر صدیقی

شیخ محمد یسین صدیقی

15 روپے

شیخ العالم پبلی کیشنز فیصل آباد

جاسع مسجدی الدین سدھار سبزی منڈی سیال آباد
0321-6123199, 0300-6110545

0321-
6012424 احسان سنٹر سیکنڈ فلوئشٹی محلہ گلی نمبر 7 بھوآ بازار فیصل آباد

جنڈوالہ اکاؤنٹنٹ لال ملز چوک ٹاؤنوالی گلی گودام نمبر 2 فیکٹری کایریافصل آباد
 041-2633244 , 0312-9658338

حمدِ باری تعالیٰ

عمران ساون

روح اندر سے حسیں ہو تو ثناء ہوتی ہے
ذاتِ باری پہ یقیں ہو تو ثناء ہوتی ہے
حرفِ گُن کہہ کے بنائے ہیں دو عالم جس نے
دل میں وہ آپ مکیں ہو تو ثناء ہوتی ہے
لفظ بھی شان کے شایان سبھی تب جڑتے ہیں
سوچ یہ عرش نشیں ہو تو ثناء ہوتی ہے
مولائے گل کی محبت میں فنا ہونے کا
جذبہ شوق کہیں ہو تو ثناء ہوتی ہے
عجزِ لازم ہے شہِ ارض و سماء کے در پر
اور دھرتی پہ جبین ہو تو ثناء ہوتی ہے
یادِ شامل ہو زمانے کی غزل کھل جائے
شعرِ حق کا جو امیں ہو تو ثناء ہوتی ہے
میں پڑھوں ”لا الہ“ وردِ زباں ہو میرا
ساتھ کعبے کی زمیں ہو تو ثناء ہوتی ہے



نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر محمد فاروق بھٹی

اے رسولِ خدا، احمد صلی اللہ علیہ وسلم، مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے جہاں میں بڑی بات ہے
ایسے لگتا تھا اُس شب خدا کی قسم رحمتوں کی لگی آج برسات ہے
جب مبارک قدم اُس زمیں پر پڑے، روشنی چار سو جگمگانے لگی
نامِ نامی تو واللہ خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، دافعِ ہر بلا اور آفات ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہیں جُہدِ عملِ پیہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی یہ ممکن ہوا با خدا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ معجز نما سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، کفر کو جو ملی وہ توشہ مات ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اُمید میں ہماری جواں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوصلے ہیں ہمارے بلند
جس سے دونوں جہاں میں ملی تقویت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تو واللہ وہ ذات ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر واللہ جو آگیا اُس کے دونوں جہاں ہی تو روشن ہوئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے جو بھی ہے مانگا حضور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ سب کو ہی اثبات ہے



سلام بخضور خیر الانام

ابوالاثر حفیظ جالندھری

سلام اے آمنہ کے لال، اے محبوب سبحانی
 سلام اے ظن، سلام اے نور یزدانی
 سلام اے سر وحدت اے سراج بزم ایمان
 تیرے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
 سلام اے صاحب خلقِ عظیم، انساں کو سکھادے
 تیری صورت تیری سیرت، تیرا نقشہ تیرا جلوہ
 اگرچہ فقر و فحری رتبہ ہے تیری قناعت کا
 زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
 حرین کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
 حفیظ بے نوا کیا ہے گدائے کوچہ اُلفت
 تیرا در ہو میرا سر ہو، میرا دل ہو تیرا گھر ہو
 تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے

سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے



انسانی دنیا ظلم و جہالت کے بھیانک بوجھ تلے دبی ہوئی تھی۔ کفر و شرک، ہوا و ہوس، ظلم و ستم، باطل افکار و نظریات، قبائلی رسم و رواج، غیر اخلاقی سماجی بندھن اور گمراہی و ضلالت کی گھمبیر ظلمتیں ہر طرف پوری قوت کے ساتھ چھائی ہوئی تھیں۔ استحصالی، طاغوتی اور استعماری طاقتوں نے دانستہ غربت و افلاس اور بھوک پیاس کے دروازے کھولے ہوئے تھے اور مجبور و بے بس انسانی ڈھانچوں کو اپنے ظالمانہ پنجوں میں جکڑا ہوا تھا۔ ان کی جاہ پسندی، ہوس اقتدار اور حصولِ دولت کی بے لگام خواہش نے خوب و ناخوب کا امتیاز مٹا کر شرفِ آدمیت کو غلامی کی زنجیریں پہنا دی تھیں اور غلاموں کی اداس پیشانیوں کو اپنے حضور جھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وسائلِ معیشت پر قبضہ جمانے کے بعد کسی کو اس قابل نہ چھوڑا تھا کہ وہ جبر و تشدد اور انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر سکے۔ عورت شرفِ نسواں سے محروم تھی بلکہ بنیادی حقوق اور انسانی حیثیت کو بھی ترس گئی تھی۔ انسانی معاشرہ قتل و غارت گری کی آماجگاہ تھا۔ قبائلی عصبیت اور نسلی تفاخر نے انسانی طبقات کی گھناؤنی تقسیم کر رکھی تھی۔ ایک طرف دنیا بھر میں پوری انسانیت اپنے حقوق کی بحالی کے لیے اس طرح تڑپ رہی تھی مگر پوری فضائے بسیط میں اس کے حق میں کوئی آواز اٹھانے والا نہ تھا اور دوسری طرف ابلیسی اور شیطانی قوتیں بتوں کی خدائی اور اوہام و باطل کی فرمانروائی میں اہم کردار ادا کر رہی تھیں۔ بت پرستانہ سوچ نے ذہنوں میں جہالت اس طرح بھردی تھی کہ وضع داری اور دانشوری بھی ان کی چوکھٹ پر جبرجستہ تھی۔ دانا و نادان سب بتوں کے چرنوں میں ڈھیر ہو جاتے۔ ان کا ایک ہی نعرہ تھا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا یعنی ”ہم نے جس روش پر آباؤ اجداد کو گامزن پایا ہے وہی طریق درست ہے اور ہم اسی پر چلیں گے۔“ ان ہولناک حالات میں شبِ میلادِ مصطفوی ﷺ تاریخِ انسانی کے عظیم

Mujallah Shaikh-ul-Alam

کو بھیجا جس کی عمر ایک سو پچاس سال تھی۔ اس نے سوال سن کر جواب دیا: ”مسئلہ بہت اہم ہے اور اس کا جواب میرا ماموں سطح ہی دے سکتا ہے جو آج کل شام کے علاقے میں مقیم ہے۔“ کسریٰ نے عبدالمسیح سے کہا: ”پھر آپ ہی اس کے پاس جائیں اور اس کا جواب لے کر آئیں۔“ جب عبدالمسیح وہاں پہنچا تو سطح کے آخری لمحات تھے۔ شاید وہ جواب دینے اور آسمانی انقلاب کے راز سے پردہ اٹھانے کے لیے ہی زندہ تھا۔ بولا: ”عبدالمسیح میرے پاس اس وقت آیا ہے جب میں گورکنارے کھڑا ہوں، وہ پوچھنا چاہتا ہے کہ کائنات میں یہ کیسا انقلاب آ رہا ہے؟ بادشاہ کا محل زلزلے سے پھٹ گیا ہے اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے ہیں۔ آتش کدہ فارس میں ہزار سال سے جلنے والی آگ اچانک بجھ گئی ہے اور بڑے جتن کرنے کے باوجود نہیں جل رہی۔ بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا ہے، بحیرہ طبریہ میں پانی نہیں رہا اور وادی ساوہ منقطع ہو گئی ہے۔ آخر یہ کیسی تبدیلی ہے اور کس انقلاب کا پیش خیمہ ہے؟ اے عبدالمسیح بادشاہ کو جا کر بتا دے: جب اللہ کے کلام کی تلاوت کثرت سے ہونے لگے اور عصا کے ساتھ چلنے والے صاحب ظاہر ہو جائیں گے اور وادی ساوہ بہنے لگ جائے گی اور بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہو جائے گا اور آتش کدہ فارس میں آگ بجھ جائے گی تو سطح کے لیے شام، شام نہ رہے گا۔ محل کے چودہ کنگرے گرے ہیں۔ اتنے ہی بادشاہ اور ملکا میں اس کے ملک پر حکومت کریں گے۔ پھر بادشاہت اس کے خاندان سے جاتی رہے گی۔ غور سے

سنو جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو کر رہے گا۔“ (البدایہ والنہایہ، ۲: ۲۶۹)

جب کسریٰ کو ^{سطح} کا یہ جواب ملا کہ اس کی بادشاہت ختم ہونے والی ہے اور خاندان

کے چودہ افراد کے بعد حکومت نہیں رہے گی تو اس نے قدرے سکھ کا سانس لیا اور بولا چودہ بادشاہتوں کے گزرنے کے لیے ایک مدت چاہیے۔ مگر ہوا یہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد تک یہ چودہ بادشاہ گزر گئے اور ان کی حکومت ختم ہو گئی۔

شب ولادت ظاہر ہونے والے یہ انقلابات اور صدیوں سے قائم نظام باطل کو درہم برہم کر دینے والے یہ تغیرات، اس بات کا اعلان تھے کہ اب باطل کی حکمرانی اور چیرہ دستی کے دن ختم ہو گئے ہیں۔ استحصالی قوتیں ان کے آلہ کار رسہ گیر، ان کے بد قماش ساتھی، نشہ اقتدار میں بدمست حکمران اور ان کے حواری اب اپنا جبر و ستم جاری نہیں رکھ سکیں گے۔ ماحول حیات پر قابض وڈیروں کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ سائل معیشت پر بدستور قابض رہیں اور غریب عوام کا استحصال کرتے رہیں۔ سرمایہ دار لوگ عوام کی اکثریت کو بھوک سے نڈھال، فاقہ مست اور بے یار و مددگار دیکھنا پسند کرتے ہیں تاکہ انہیں فیکٹریاں اور کارخانے چلانے کے لیے سستی اور وافر مقدار میں لیبر میسر آتی رہے۔ وہ انہیں جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں دبا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ان کا شعور بیدار نہ ہو اور وہ کسی مرحلہ پر بھی سر اٹھا کر چلنے کے قابل نہ ہوں۔ مخلوق خدا اور انسانیت کا بھلانا چاہنے والے فرعون سرشت حکمرانوں کے ایوانوں میں آنے والا یہ زلزلہ اور ان کی نیندیں اڑا دینے والا یہ انقلاب اس حقیقت کا نشان تھا کہ اب ان کے محاسبہ کا وقت آ گیا ہے اور اب نظام عالم کے لیے انقلاب دور کا آغاز ہونے والا ہے۔

یہی مصطفوی انقلاب کی صبح درخشاں تھی جو دیکھتے ہیں دیکھتے یوم کامل میں بدل گئی اور اس عظیم دن کے طلوع کے بعد زبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان ہوا کہ اب میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور دور نہیں آئے گا۔

”انا والساعة کھالین (ترمذی: ۴۴۱۲) میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی مانند ہیں۔



آومیلادمنائیں

قاری منصور حسین تنویر

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا (اعلیٰ حضرت)

قرآن مجید اور آمدِ مصطفیٰ ﷺ

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ
ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ
أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝“ (آل عمران: 81)

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جب میں تم کو کتاب اور حکمت
دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائیں جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائیں، تو
ضرور ضروران پر ایمان لانا اور ضرور ضروران کی مدد کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر
میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ
اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس آیت کریمہ کے علاوہ اور بہت ساری آیات میں آمدِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر مبارک
موجود ہے۔ اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کروں گا۔

سابقہ انبیاء و اُمّتیں اور آمدِ مصطفیٰ ﷺ

۱۔ حضرت سیدنا عبدال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں
ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے بارے میں آدم اور ان کے بعد سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام سے خبر دیتا رہا۔ اور قدیم سے سب اُمّتیں حضور کی تشریف آوری پر خوشیاں مناتیں



۳۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول موجود ہے: **مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ** (الصف: 06) ان رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

۱۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں (تذاکر رسول اللہ ﷺ و ابوبکر رضی اللہ عنہ میلاد ہما عندی) ترجمہ: میرے سامنے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے میلاد کا ذکر کیا۔ (المجم للبخاری للطبرانی)

۲۔ حضور سید عالم ﷺ ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو جواباً ارشاد فرمایا: (ذاک یوم ولدت فیہ و یوم بعثت أو أنزل علی فیہ) ترجمہ: یہ دن میری ولادت کا دن ہے اسی دن میں مبعوث کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا (صحیح مسلم، کتاب الصیام)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: (ان رسول اللہ ﷺ خرج على خلقه یعنی من اصحابہ) ترجمہ: رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک محفل میں تشریف لائے، صحابہ کرم علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا: (ما اجلسکم) کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا (جلسنا

ندعو اللہ و نحمدہ علی ماہدانا لدینہ و من علینا بک) ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں (یہ محفل سجانے کا مقصد یہ ہے) کہ ہمیں جو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی دولت عطا فرمائی ہے اور آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر احسان فرمایا اس پر اس کا ذکر کریں اور اس کا شکریہ ادا کریں۔ فرمایا (اللہ ما اجلسکم الا ذلک) ترجمہ: اللہ کی قسم تم صرف اس لیے بیٹھے ہوئے ہو؟ عرض کی: (اللہ ما اجلسنا الا ذلک) ترجمہ: اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں کہ دین اسلام کی دولت اور آپ ﷺ کی آمد کی نعمت عظمیٰ پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ میں تم سے قسم اس لیے نہیں لے رہا کہ مجھے تم پر شک ہے بلکہ (معاملہ یہ ہے کہ) میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ (سنن نسائی)

اللہ کریم ہمیں میلاد النبی ﷺ منانے کی اور سیرت رسول ﷺ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس مختصر تحریر کو مالک کریم میرے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

بجاہ النبی الامین۔



إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ (الاحزاب: 33: 56)

یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس ﷺ کی صریح نعت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے مگر لطف یہ ہے کہ قرآن حکیم نے بہت سے حکم سنائے، نماز کا، روزہ کا، حج وغیرہ کا، ایمان کا حکم دیا مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو تم بھی کرو۔ صرف درود پاک کے لیے اس طرح فرمایا۔ وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو کہ رب کا بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں۔ رب تعالیٰ تعالیٰ کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے رب تعالیٰ بلند و بالا ہے۔ رب کا کام ہے پیدا فرمانا، رزق دینا، مارنا، جلانا یہ بندے ہرگز نہیں کر سکتے ہمارا کام ہے عبادت کرنا، اطاعت کرنا وغیرہ رب تعالیٰ اس سے پاک ہے، اگر کوئی ایسا کام ہے جو رب کریم کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف آقائے دو جہاں پر درود بھیجنا ہے۔ جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔ حضور ﷺ کی ذات جامع ہے۔ ہندی شاعر نے کہا:

آج چندر دیوج ہے سب دیکھی باکی اور

میری اور سجن کی نیناں یڑیں گی ایک ٹھور

اگرچہ رب تعالیٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا، فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت

اسی وجہ سے ہر دعا کے اول و آخر میں درود پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص تمام دعائیں چھوڑ دے اور صرف درود پاک ہی پڑھا کرے تو خدا چاہے کسی دعا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تمام حاجتیں خود بخود پوری ہوں گی۔

مشکوٰۃ شریف باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں ابی بن کعبؓ کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس قدر درود شریف آپ ﷺ پر پڑھا کروں؟ فرمایا جس قدر چاہو، عرض کیا چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصہ دیگر وظیفے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف فرمایا جتنا چاہو، مگر اگر درود اور زیادہ پڑھو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو مگر درود اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ اچھا دو تہائی درود شریف، فرمایا جس قدر چاہو مگر اگر درود شریف اور زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ کل وقت درود شریف ہی پڑھا کروں گا۔ یعنی بجائے دیگر دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود پڑھا کروں گا۔ فرمایا اذا یکفی ہمک و یکفر لک ذنبک تو یہ درود تمہارے سارے رنج و غم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

درو دشریف کے متعلق تین باتیں عرض کرتا ہوں، اولاً تو یہ کہ اس کے فضائل کیا ہیں؟ دوسرے یہ کہ کون سا درود شریف پڑھنا بہتر یا ضروری ہے اور درود شریف پڑھنا واجب ہے یا فرض یا سنت، تیسرے یہ کہ نبی علیہ السلام کے سوا کسی اور پر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟ درود پاک کے فضائل بے شمار ہیں جن کے لکھنے کو دفتر چاہیے۔ اگر کچھ ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو تفسیر روح البیان یہی آیت اور مدارج النبوت اور نسیم الریاض، شرح شفا قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ کا مطالعہ کرو، مگر بطور اختصار کچھ یہاں عرض کیے جاتے ہیں۔

اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ فریبیدہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے گا۔ اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعائیں آسمانوں اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں، جب تک تم درود نہ پڑھو اور چاہیے یہ کہ ہماری دعائیں درمیان میں ہوں اور آس پاس درود رہے، کیونکہ قبول تو درود ہوتا ہے اور رحمت الہی سے بعید ہے کہ درود تو قبول فرمالے اور درمیان کی دعا کو رد فرما دے۔ درود شریف کے طفیل دعا بھی قبول ہو جائے گی۔ اسی مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ اللہ کے فرشتے پھرتے رہتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب کوئی بھی درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا درود ہماری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

سبحان اللہ درود پاک کے قربان کہ اس کی برکت سے ہم گنہگاروں کے نام اس بارگاہ بے کس پناہ میں لیے جائیں۔ بھلا ایسی کہاں تقدیر، اس سے یہ لازم نہیں کہ دور سے درود حضور ﷺ نہ سنیں ملائکہ تو رب کی بارگاہ میں اعمال بھی لے جاتے ہیں۔ عقل بھی جانتی ہے کہ درود پڑھنا بہت ضروری ہے دو وجہ ہیں اَوَّلاً تو یہ کہ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہیے کہ محسن کا بدلہ دیا جائے۔ اگر بدلہ نہ ہو سکے تو کم سے کم اس کے لیے دعا کر دی جائے۔ اگر کسی کے گھر دعوت کھاؤ تو صاحب خانہ کے لیے دعا کرو، حضور علیہ السلام کے احسانات شمار سے باہر ہیں، ہماری کیا مجال کہ ان کا شکریہ ادا کریں۔ تو کم از کم یہ ہی کریں کہ ان کو دعائیں دیا کریں، جیسے فقراءِ سخی داتا کو دعائیں دتے ہیں۔

نیز ایک بار سلطان محمود نے درباریوں کو حکم دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لوٹ لو، سب لوگ لوٹنے میں مشغول ہو گئے مگر ایاز رحمۃ اللہ علیہ سلطان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے، سلطان نے کہا کہ ایاز تم کیوں نہیں کچھ لوٹتے، عرض کیا کہ سب نے تو مال کو لیا میں تو حضور کو لیتا ہوں جو مالک ہیں۔ سلطان نے کہا تم نے مجھ کو لیا، میں نے بھی تم کو لیا، تم میرے اور میں تمہارا۔

اسی طرح تمام دعاؤں سے تو دنیا ملتی، مگر درود پاک کی تلاوت سے دنیا والے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ملتے ہیں۔ جب وہ ملے تو پھر کی کس چیز کی ہے:

دنیا کو مبارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں

ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

درود پاک دعاؤں و عبادت کی رجسٹری ہے، جیسے بیمہ لیبیل لگ جانے سے مال ضائع نہیں ہوتا مقام مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لیے ہر دعا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو

کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

منشوی شریف میں ہے کہ ایک بار نبی ﷺ نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستے ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لیے ہوئے اپنے چھتوں میں آجاتے ہیں، اور وہاں اگل دیتے ہیں وہی شہد ہے کہ پھولوں کے رس بککے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا، بناؤ شہد میں مٹھاس کیسے آتا ہے؟ مکھی نے عرض کیا:

گفت چوں خوانیم بر احمد درود

مے شود شیریں و تلخی را ربود

سات جگہ درود پاک پڑھنا مکروہ ہے: ۱۔ جماع کے وقت، ۲۔ پیشاب یا پاخانہ پھرنے میں، ۳۔ تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لیے، ۴۔ پھسلنے کے وقت، ۵۔ تعجب، ۶۔ ذبح، ۷۔ چھینک کے وقت۔

تین جگہ درود پڑھنا حرام ہے۔ ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس

کی عمدگی بتانے کے لیے درود پڑھے۔ دوسرے جب کہ کسی مجلس میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لیے درود پڑھا جائے (شامی) اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور ﷺ کا نام آئے تو درود ناجائز ہے۔ فائدہ: قرآن حکیم کی تلاوت میں جب حضور ﷺ کا نام قرآن میں آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے۔ تاکہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (شامی)

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف سنت ہے، فرض، واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع، نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے؟ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں حضرت حمید ساعدیؒ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم آپ پر درود پاک کس طرح پڑھیں؟ تو آپ نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد التحیات پڑھا جاتا ہے یعنی درود ابراہیمی۔

اس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور درود پڑھنا منع ہے۔ گویا محض غلط ہے، ورنہ پھر لازم آئے گا کہ محدثین جب کبھی حضور ﷺ کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہ ہی کہتے ہیں ﷺ یہ بھی ناجائز ہو۔ اگر منقول کے سوا دوسرے درود پڑھنا منع ہیں، تو وہ ہی غذائیں اور دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو منقول ہیں۔ جس طرح کہ ہر غذا جو شریعت میں حرام نہیں کھانا اور پینا مطلق ہے اور صلوا علیہ میں صلوٰۃ مطلق، کوئی درود پڑھ لیا جائے ثواب پائے گا، ہاں منقول درود دیگر سے زیادہ بہتر ہے۔

دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کیے گئے ہیں صاحب روح البیان نے اس درود شریف کی بہت فضیلت اور نفع بیان کیا:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ



Mujallah Shaikh-ul-Alam



یہ بہت ہی طویل درود شریف ہے۔

فقیر کا تجربہ یہ ہے کہ یہ درود بہت نافع ہے کہ بعد نماز جمعہ مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے سو بار یہ پڑھے، صلی اللہ علی النبی الامی و آلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و سلاماً علیک یا رسول اللہ مگر ہاتھ باندھ کر مدینہ پاک کی طرف کھڑا ہو، مدینہ پاک کا رخ مغرب اور شمال کے درمیان ہے۔ ہمارے ہندوستان میں۔

تنبیہ: ہمارے یہاں پنجاب میں قاعدہ ہے کہ نماز عشاء اور فجر کے بعد نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے یہ درود شریف پڑھتے ہیں:

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ و علی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ بعض لوگ اس کو شرک و کفر کہتے ہیں لیکن یہ محض غلط ہے ہر درود جس طرح چاہو پڑھو صلوٰۃ علیہ میں صلوٰۃ میں کوئی پابندی نہیں، بلند آواز سے پڑھو، آہستہ پڑھو اور کوئی سادہ درود پڑھو بغیر شرعی ممانعت کے کسی چیز کو ناجائز تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ بعد نماز کے اس قدر بلند آواز سے ذکر اللہ کرتے تھے کہ محلہ والوں کو گھروں میں خبر ہو جاتی تھی کہ اب نماز ختم ہو گئی، بلند آواز سے ذکر کرنے کی پوری بحث ہم نے اپنی کتاب جاء الحق و زهق الباطل میں بہت نفیس کر دی ہے۔ وہاں مطالعہ کرنا چاہیے۔ کس پر درود پڑھا جائے؟ شامی و عالمگیری کتاب الکراہیت میں ہے کہ نبی ﷺ کے سوا کسی پر مستقل طور پر درود و سلام پڑھنا منع ہے۔ مثلاً امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام ہاں نبی ﷺ کے نام کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ مقصود تو حضور ﷺ پر درود ہو ان کے صدقے میں اور کا بھی نام آجائے۔ مثلاً اللہم صل علی محمد و علی آل سیدنا محمد و علی اصحابہ و ازواجہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ أجمعین خصوصاً علی غوث الصمدانی وغیرہ کہ اس درود میں آل پاک، صحابہ کرام، اولیاء و تمام امت کا ذکر آگیا مگر حضور ﷺ کے طفیل۔



الصلوة المنجية:

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آدھی رات کو جو شخص کسی دنیوی یا اخروی حاجات کے لیے پڑھے، اللہ تعالیٰ پوری فرمادیں گے۔ یہ درود شریف قبولیت کے لیے اکسیرِ اعظم ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنْجِنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاَتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ



ابنِ نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔ فرمایا ہاں! میں نے اللہ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور ﷺ! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:

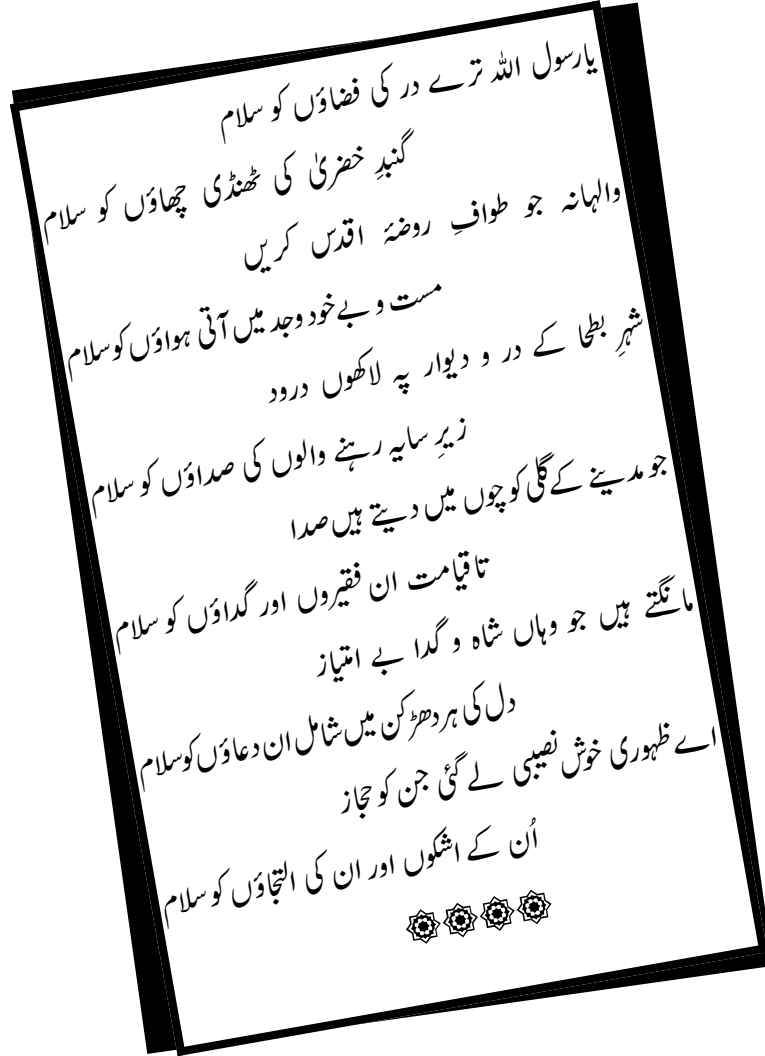
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ (سعادة الدارين، ص: 129)



صلوة نقشبندیہ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَزِيْرًا سِ الْاَنْبِيَاءِ وَ نَزِيْرًا الْاَوْلِيَاءِ وَ زُبْرًا قَانَ الْاَصْفِيَاءِ وَ يُوْحِ الثَّقَلَيْنِ وَ ضِيَاءِ الْخَافِقِيْنَ

گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

الحاج محمد علی ظہوری



کروڑوں درود و سلام

محمد الیاس قادری عطار

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 ہو نگاہِ کرم ہم پر سلطانِ دیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں کاش! طیبہ میں اے میرے ماہِ جبین
 دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 کوئی حسنِ عمل پاس میرے نہیں، پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولا کہیں
 اے شفیعِ اُمم لاج رکھنا تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 دونوں عالم میں کوئی بھی تم سنا نہیں سب حسینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو حسین
 قاسمِ رزق رب العٰلٰی ہو تمہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 فکرِ اُمت میں راتوں کو روتے رہے عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
 تم پہ قربان جاؤں میرے مہِ جبیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 موت کے وقت کر دو نگاہِ کرم! کاش اس شان سے نکل جائے دم
 سنگ در پہ تمہارے ہو میری جبیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
 پھر بلا لو مدینے میں عطار کو اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو
 کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام



سرخ و کبود بدلیاں چھوڑ گیا سحاب شب
کوہ اضم کو دے گیا رنگ برنگ طلیساں
گرد سے پاک ہے ہوا، برگ نخل دھل گئے
ریگ نواح کا ظمہ نرم ہے مثل پرنیاں
آگ بجھی ہوئی ادھر ٹوٹی ہوئی طناب ادھر
کیا خبر اس مقام سے گزرے ہیں کتنے کارواں

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعاً جرّی من مقلة بدم

ام هبت الريح من تلقاء كاظمه
او اومض البرق في الظلماء من اضم

یہ معاملہ صرف اقبال کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ان چھ سات صدیوں میں ہر عظیم نعت گو قصیدہ بردہ شریف کے فیضان سے اثر پذیر ہوا ہے۔ اس مقالے میں امام بوصیری کے اسی قصیدہ شریفہ کی ادبی حیثیت پر چند نکات تحریر کیے جا رہے ہیں۔ اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ ایک جامع الصفات اور مختلف الحیات پیکر حسن و جمال کے لمحہ تاباں کی ایک نورانی کرن کی ادنیٰ سی جھلک دکھلانا ہمارا مقصود ہے۔ کسی ادبی فن پارہ کے محاسن پر رائے زنی کرتے ہوئے سب سے پہلے جو بات حاشیہ خیال میں ابھرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس فن پارہ نے ادب

نعتیہ شاعری بلاشبہ مشکل ترین اور نازک ترین فن ہے۔ عرفی شیرازی نے موزوں ترین انداز میں اس فن کی دشواریوں کا اظہار کیا ہے:

عرفی مشتاب این ره نعت است نه

صحرا است هشیار که ره بردم تیغ اس قلم را

عرفی عجلت نہ کرو، یہ نعت کا راستہ ہے، جنگل کا نہیں، خبردار ہو کہ قلم تلوار کی دھار پر چل رہا ہے۔

تلوار کی دھار پر چلنے کا مطلب اگر ذہن نشین ہو جائے تو اس فن کی نزاکتیں پوری طرح واضح ہو کر دل میں گھر کر جاتی ہیں۔ بقول ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم، درحقیقت نعت کے لیے بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ ایک دل جو جذبہ نیاز سے لبریز ہو، ایک اسلوب جو اس نیاز کی آئینہ داری کرتا ہو، اور ایک لہجہ جو خلوص و محبت، نیاز عقیدت، عشق و فریفتگی اور ادب و احتیاط و احترام کے سب پہلو لیے ہوئے ہو۔ ان سب باتوں کی ترکیب سے نعت پیدا ہوتی ہے اور اس پر بھی ضروری نہیں کہ نعت میں تاثر پیدا ہو اور وہ قبول عام پائے کیونکہ حافظ شیرازی کہہ گئے ہیں:

قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

اس قبول خاطر و خدا داد سخن کے وصول میں امام بوعیری کتنے خوش نصیب نکلے، یہ ان

مکینہ خادم خدام عاشقانِ رسول
ہے نعت و نامِ نبی ، مایہِ مباحث
ہے فقرِ راہِ مری ، میرے دل کی موسیقی
وگر نہ مجھ کو کہاں درکِ معرب و معجم

حد فيعرب عند ناطق بغم

کیونکہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و فضیلت کی کوئی حد و نہایت ہی نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان فصاحت بیان سے ادا کر سکے۔ کسی فن پارے کی ادبی حیثیت کا جائزہ لیتے ہوئے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کلام فصاحب و بلاغت کے کس معیار پر پورا اتر رہا ہے۔ فصاحت اور بلاغت علم بیان کی دو اصطلاحیں ہیں، جو اپنی تعریف اور توضیح کے اعتبار سے دو مختلف مفہوم رکھتی ہیں۔ ان دو کی کسی کلام میں موجودگی سے اعلیٰ اور ممتاز ادبی مقام دلانے میں مددگار بنتی ہے۔ مختصراً یوں سمجھ لیجیے کہ فصاحت خوش آئندہ و مانوس الفاظ میں مافی الضمیر کے اظہار کو کہتے ہیں اور بلاغت مختصر و موزوں و برجستہ الفاظ میں دل کا حال بیان کرنا ہے۔ گویا فصاحت کا تعلق کلمہ اور کلام دونوں سے ہے اور بلاغت کا تعلق صرف کلام سے ہے۔ پس فصاحت لازماً بلاغت ہے، کلام میں ان دو خوبیوں کے بدرجہ امتیاز موجود ہونے سے کلام فصیح و بلیغ ہو کر ادب عالیہ کا نمونہ بنتا ہے۔

امام بوصیری کے کلام میں فصاحت و بلاغت کا عجیب حسین امتزاج ہے، بہت سارے مطالب کو نہایت مختصر اور موجز الفاظ میں حسن تناسب کا ایسا خوبصورت جامہ پہنایا ہے کہ سہل منتعک کی شان پیدا ہو گئی ہے، مثلاً فرماتے ہیں:

الا و لت جواراً منه لم يضم

Mujallah Shaikh-ul-Alam

زمانے نے مجھے کبھی کوئی رنج نہیں پہنچایا، دراصل حالیکہ میں نے ذات سرور کائنات ﷺ سے پناہ طلب کر لی ہو اور یہ پناہ ایسی ہے کہ جس پر کسی جانب سے زیادتی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور انور ﷺ کی ذات غریب نواز کے سایہ عاطفت میں انسان جس طرح عافیت و سکون کا احساس پاتا ہے۔ اس کی ترجمانی اس سے زیادہ بلیغ انداز میں ناممکن ہے۔ یہ ایسا مضمون ہے کہ شعراء نے اس پر اپنے تخیل کی خوب خوب جولانی دکھائی ہے، مگر کوئی بھی امام موصوف کی رفعت تخیل کی گرد کو بھی نہیں پاسکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطالب کی نسبت خاص ان کے ذیل کے شعر کے حوالے سے بوعیری کی رہنمائی کر رہی تھی، وہ فرماتے ہیں:

و ابيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمّال الينتاھى عصمة للارامل

وہ گورے مکھڑے والا جس کے رخ انور کے وسیلے سے ابر باراں کی دعا کی جاتی ہے۔ یتیموں کا سہارا اور یتیموں کا پناہ گاہ ہے۔ اس مضمون کا حامل امام بوعیری کا ایک اور شعر دیکھئے۔ کتنے بڑے مضمون کو کتنے فصیح و بلیغ انداز میں پیش کیا ہے:

يا اكرم الخلق ما لي من الودبه

سواك عند حلول الحادث العمم

اے مخلوق میں کریم ترین ذات اقدس! میرے لیے تیرے سوا اور کوئی نہیں کہ حادثات زمانہ کے نزول کے وقت میں اس کی پناہ میں آسکوں۔

اسی مضمون کو علامہ اقبال نے بھی ایک شعر میں بیان کیا ہے:

كرم اے شہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم

وہ گدا کہ تو نے عطا کیا جنہیں دماغ سکندری

مگر امام بوعیری جیسی جامعیت اور بلاغت کا زور پیدا نہ کر سکے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی

کے قصیدہ رائیہ کا ایک شعر مزید کہا جاتا ہے۔ جو اسی مضمون کا حامل ہے، فرماتے ہیں:

﴿Mujallah Shaikh-ul-Alam﴾

پیارے قصیدے میں سمو دیا ہے۔ یہ اسی کرم کا فیض ہے کہ حضرت امام نے اپنے آپ کو نعت پیغمبر ﷺ کے لیے مختص کرایا۔ اس کے بعد کسی امیر وزیر اور صاحب اختیار کی شان میں قصیدہ نگاری سے آپ کا قلم آلودہ نہ ہوا۔ فرماتے ہیں:

خدمتہ بدمیج استقیل بہ

ذنوب عمر مضي في الشعور والخدم

میں نے حضور پر نور کی شان اقدس میں یہ قصیدہ کہہ کر نعت کی خدمت کی ہے اس کے طفیل میں اپنے عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں کہ جو غیروں کی قصیدہ نگاری اور نوکری چاکری کر کے میں نے کیے ہیں۔

مگر اس قصیدہ نے ان کی شاعری ہی کا نہیں بلکہ ان کی ساری سرگرمیوں اور مشاغل روز و شب کا رخ ہی بدل دیا اور حضور انور ﷺ سے ایک خاص ربط قلبی اور نعت و دوام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ فرماتے ہیں:

ان ات ذنباً فما عهدي بمنتقض

من النبی ولا حبلی بمنصرم

اگرچہ میں گنہگار ہوں، مگر رسول اکرم ﷺ سے عہد و پیمان ٹوٹنے والا نہیں اور ان کے کرم سے بندھی ہوئی میری امید کی رسی کٹنے والی نہیں ہے۔
کچھ اسی قسم کے جذبات کا اظہار امام بوصیری کے نقش قدم پر چلنے والے حضرت رضا بریلوی نے اپنے اس شعر میں کیا ہے:

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں



Mujallah Shaikh-ul-Alam

- ۱۰۔ درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ سید الانبیاء شفیع المذنبین حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے۔
- ۱۲۔ حضور انور ﷺ اس کے ایمان کی گواہی دیں گے۔
- ۱۳۔ سید العالمین ﷺ کا قرب خاص حاصل ہوگا۔
- ۱۴۔ بروز قیامت دوسروں کے مقابلہ میں وہ حضور انور ﷺ کے حضور سب سے پہلے حاضر ہوگا۔
- ۱۵۔ بروز قیامت جنت کے دروازہ پر حضور ﷺ کے مبارک کندھے سے اس کا کندھا ملا ہوگا۔
- ۱۶۔ قیامت کے شواہد میں حضور سید عالم ﷺ اس کے جملہ امور کے متولی ہوں گے۔
- ۱۷۔ درود شریف پڑھنے والے کی تمام مشکلات آسان ہوتی ہیں۔
- ۱۸۔ اس کی ساری حاجتیں برآتی ہیں۔
- ۱۹۔ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
- ۲۰۔ اس کی ساری برائیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔
- ۲۱۔ تمام فرائض جو کسی کے ذمہ رہ جائیں درود شریف ان کا کفارہ بھی ہے۔
- ۲۲۔ درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے کے قائم مقام ہے۔
- ۲۳۔ درود شریف پڑھنا صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔
- ۲۴۔ درود شریف پڑھنے سے کرب و بلا دور ہوتا ہے۔
- ۲۵۔ بیماری سے شفا نصیب ہوتی ہے۔
- ۲۶۔ خوف و جزع دور ہوتا ہے۔
- ۲۷۔ تہمت زدہ کی برات ظاہر ہو جاتی ہے۔
- ۲۸۔ دشمنوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔

- ۲۹۔ رضائے الہی نصیب ہوتی ہے۔
۳۰۔ محبت الہی دل میں پیدا ہوتی ہے۔
۳۱۔ فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔
۳۲۔ درود شریف کی برکت سے احوال و اعمال میں برکت ہوتی ہے۔
۳۳۔ اس کی برکت سے احوال و اعمال پاک ہو جاتے ہیں۔
۳۴۔ درود شریف سے قلب کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
۳۵۔ فارغ البالی نصیب ہوتی ہے۔
۳۶۔ جمیع امور میں برکت حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۔ اسباب میں برکت ہو جاتی ہے۔
۳۸۔ چار پشتوں تک اولاد میں برکت رہتی ہے۔
۳۹۔ احوال قیامت سے نجات ملتی ہے۔
۴۰۔ سکرات موت میں آسانی ہوتی ہے۔
۴۱۔ مہالک دنیا (ہلاک کر دینے والی اشیاء سے) خلاصی ملتی ہے۔
۴۲۔ معاشی تنگدستی دور ہوتی ہے۔
۴۳۔ بھولی بوسری اشیاء یاد آ جاتی ہیں۔
۴۴۔ فقر و فاقہ جاتا رہتا ہے۔
۴۵۔ حاجتیں دور ہوتی ہیں۔
۴۶۔ ہر قسم کے بخل سے سلامتی ملتی ہے۔
۴۷۔ جفا دور ہوتی ہے۔
۴۸۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ درود شریف کے تارک کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی کہ مولا کریم اس کی ناک خاک میں ملا دے۔

- ۴۹۔ درود شریف پڑھنے سے مجلس پاک ہو جاتی ہے۔
- ۵۰۔ مجلس میں حاضرین کو رحمت پروردگار اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔
- ۵۱۔ پل صراط پر گزرتے وقت نور بڑھ جاتا ہے۔
- ۵۲۔ پل صراط پر آفات حال میں ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔
- ۵۳۔ آنکھ جھپکنے میں پل صراط سے گزرنا نصیب ہوگا بخلاف تارک صلوٰۃ و سلام کے۔
- ۵۴۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور سرور انبیاء ﷺ کی بے کس پناہ میں لیا جاتا ہے۔ خوش قسمت درود شریف پڑھنے والے! خامیوں اور عیبوں کے باوجود تیرا ذکر اس مقدس و معطر بارگاہ میں ہوتا ہے۔
- ۵۵۔ حضور سید الانام علیہ التحیۃ و الثناء کی محبت بڑھ جاتی ہے۔
- ۵۶۔ محاسن نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و اکمل السلام دل میں راسخ ہو جاتے ہیں۔
- ۵۷۔ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کا مبارک خیال آنکھ میں متمثل ہو جاتا ہے۔ صفت حضور و توجہ سے پڑھے گئے درود شریف کو یہ تمثیل لازم ہے۔
- اے مخاطب! اگر یہ ممکن ہو کہ میرے قلب کو تو چیر کر دیکھ سکے تو یقیناً تجھے نظر آئے گا کہ وہاں ایک سطر میں اللہ کریم اور دوسری سطر میں اس کے پیارے حبیب ﷺ کا نام نامی لکھا ہوگا۔
- ۵۸۔ درود شریف پڑھنے والے سے مسلمان محبت کرتے ہیں۔
- ۵۹۔ حضور سید الاولین و آخرین ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔
- ۶۰۔ روزِ قیامت شافع محشر ﷺ اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔
- ۶۱۔ حضور اکرم ﷺ کا جمال جہاں آراء خواب میں میسر ہوگا۔
- ۶۲۔ فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔
- ۶۳۔ فرشتے اسے مرجا کہتے ہیں۔

- ۶۴۔ فرشتے اس کے درود شریف کو سونے کے قلموں سے چاندی کے اوراق پر لکھتے ہیں۔
- ۶۵۔ فرشتے اس کی خیریت میں اضافہ کی دعائیں کرتے ہیں۔
- ۶۶۔ فرشتے اس کی مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔
- ۶۷۔ ملائکہ سیاحین (دنیا کی سیر کرنے والے فرشتے) اس کا صلوٰۃ و سلام حضور اکرم ﷺ کے دربار گہر بار و سرکار میں اس طور پر پیش کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلاں کترین خادم خدام عالیہ مطہرہ (مثلاً فقیر قادری محمد جلال الدین بن میاں خواجه الدین) آپ کے حضور صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے۔
- ۶۸۔ درود شریف کے اتم و اعظم فوائد سے یہ ہے کہ سلام پیش کرنے والا آپ ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ سے سلام کے جواب سے مشرف ہوگا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی عادت کریمہ سلام کے جواب دینے کی تھی۔ اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ کی دعائے خیر و سلامت اس کے شامل حال ہو جائے۔ اگر تمام عمر میں یہ سعادت ایک بار بھی میسر ہو تو ہزاروں کرامتیں اس پر نثار۔
- ۶۹۔ اس سعادت باکرامت کا حصول یقینی ہے ظنی نہیں۔ اس لیے کہ حضور سید عالم ﷺ کی حیات طیبہ مثل حیات عادی کے ثابت ہے اور یہ آپ کی شریعت مطہرہ سے ثابت ہے کہ سلام کا جواب سنت ہے بلکہ فرض ہے اور سلام کے جواب میں آپ کی عادت کریمہ بھی معلوم ہے بلکہ مروی ہے کہ کان یباعد بالسلام (آپ سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے)۔
- ۷۰۔ مذکورہ بالا روایت سے یہ نکتہ دقیقہ بھی معلوم ہوا کہ زائر مدینہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام سے مشرف ہوتا ہے اور بعد سلام کرنے کے پھر آپ کا جواب سے نوازا جاتا ہے۔
- ۷۱۔ حضور سید عالم ﷺ کے حضور درود شریف عرض کرنے کے فوائد میں سے ایک

فائدہ یہ بھی ہے کہ کراماً کا تبیین کو تین روز تک اس کے گناہ لکھنے سے باز رکھا جاتا ہے۔

۷۲۔ درود شریف پڑھنے والے کی غیبت کرنے سے لوگوں کو تین روز تک روک دیا جاتا ہے

۷۳۔ بروز قیامت عرش الہیہ کے سایہ رحمت تک اسے رکھا جائے گا۔

۷۴۔ میزان عدل پر اس کے اعمال صالحہ کے وزن بڑھادیئے جائیں گے۔

۷۵۔ میدانِ محشر پیاس سے امن میں رہے گا۔

۷۶۔ جنت میں بہت سی حور و غلمان اس کے خدام میں شامل ہوں گی۔

۷۔ دنیا اور آخرت میں رشد و ہدایت پائے گا۔

۷۸۔ درود شریف ذکر الہی پر مشتمل یا ئے گا۔

۷۹۔ درود شریف شکر الہی کو متضمن ہوتا ہے۔

۸۰۔ درود شریف پڑھنا معروف حق کی دلیل ہے۔

۸۱۔ درود شریف نعمت الہیہ ہے۔

۸۲۔ درود شریف پڑھنا نعمت خداوندی کا اقرار کرنا ہے۔

۸۳۔ درود شریف پڑھنے والا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے

سے قاصر ہے۔

۸۴۔ درود شریف پڑھ کر اللہ جل شانہ سے سوال کرتا ہے اور بارگاہ خداوندی میں طلب و

سوال محبوب ہے۔

۸۵۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والا حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا کرتا ہے۔

۸۲۔ حضور لامع النور علی نور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان کا اقرار کرتا ہے۔

۸۷۔ بندہ جب اپنی رغبت، طلب اور سوال کو خدا اور رسول کی مرضی کے امور میں صرف کرتا

ہے اور اپنی مرضی کے امور پر اس کو مخاطب رکھتا ہے تو وہ جرم جزائے کامل اور فضل

خاص کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے اسرار میں سے یہ عجیب راز ہے۔

۸۸۔ درود شریف سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور تمام مہمات میں کفایت نصیب ہوتی ہے۔

۸۹۔ ذکر خدا، درود شریف کے ضمن میں مکرر حاصل ہوتا ہے کیونکہ درود شریف کے اکثر صیغہ لفظ اللہ پر مشتمل ہیں اور لفظ اللہ جمع صفات و اسمائے الہیہ کا آئینہ ہے۔ حضرت حسن بصری تابعیؒ اور دیگر اکابر اسلاف سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت رب العزت تقدس و تعالیٰ کو اللہ سے یاد کرے تو گویا اس نے تمام اسماء حسنیٰ سے اسے یاد کیا۔ ہر مومن صادق اور محب مشتاق پر لازم ہے کہ ایسی عمدہ ترین عبادت کو اختیار کرنے میں سستی نہ کرے اور ایک عدد مخصوص کر کے اس پر مداومت اختیار کرے ۹۰۔ درود شریف کی حلاوت و لذت جب مومن کے مذاق جان میں پہنچتی ہے تو اس سے روح قوت حاصل کر لیتی ہے۔ مثل مشہور ہے:

ذکر الحبيب لمريض طيب مريض کے لیے حبیب کا ذکر منزلہ طیب کے ہے۔ ۹۱۔ درود شریف منبع انوار و برکات، مفتاح ابواب، جامع خیرات اور حصول ذریعہ سعادت ہے۔ ۹۲۔ جس صحابی نے عرض کیا تھا کہ اجعل لك صلواتی کلھا یعنی میں اپنے تمام فارغ اوقات کو حضور کے صلوة و سلام سے آباد کروں گا۔ اس کے جواب میں سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اذن یکفی ھمک درود و سلام تیری مہمات میں تجھے کفایت کرے گا۔

۹۳۔ مولائے کائنات سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: لو لا اجد ما فی ذکر اللہ لجعلت الصلوة النبویة عبادتی کلھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حکم وارد نہ ہوتا تو میں اپنی تمام عبادت کو حضور پر درود شریف پڑھنے کو بنالیتا۔ ۹۴۔ سالکین کو درود شریف کے ذریعے حاصل ہونے والی فتوحات عظیم اور مواہب شریفہ از بس کافی نہیں۔

- ۹۵۔ مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ جب شیخ کامل و مکمل دستیاب نہ ہو، اس وقت درود شریف کا التزام اس کے لیے مقصود تک پہنچنے میں آسانی پیدا کرے گا اور درود شریف اس کی تہذیب و ترتیب فرمادے گا۔ یہی وظیفہ اسے بارگاہ ایزدی اور حضور رسالت مآب ﷺ کی قربت سے مشرف فرمادے گا۔
- ۹۶۔ مشائخ کرام وصیت فرماتے ہیں کہ درود شریف کی کثرت کرنے سے سوتے اور جاگتے دولت دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے ممتاز کر دیا جاتا ہے۔
- ۹۷۔ شیخ اجل و اکمل امام علی متقی علیہ الرحمہ حکم کبیر میں حضرت احمد بن موسیٰ الصوفی سے اور دیگر مشائخ سلسلہ شاذلیہ نقل فرماتے ہیں کہ فقدان اولیائے مرشد متصرف کے وقت طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی یہ ہے کہ ظاہر احکام شریعت پر عمل کے ساتھ ساتھ ذکر کی مداومت اور درود شریف کی کثرت کرے۔ اس کے طالب سالک کے باطن میں ایک عظیم نور پیدا ہوگا جو اسے طریق سلوک کی طرف رہنمائی کرے گا۔ نیز سرکار کے فیوضات تک بے واسطہ رسائی ہوگی۔
- ۹۸۔ طریقہ شاذلیہ (جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک شاخ ہے) میں التزام متابعت شریعت مطہرہ اور حضور رسالت مآب ﷺ کے ساتھ دوامی حضوری سے واسطہ آنحضرت ﷺ سے استفادہ کرتے ہیں۔



علیک السلام اے ہدایت کے مرکز

اسماعیل میرٹھی

علیک السلام اے شفیع البرایا	اولو العزم تجھ سانہ آئے نہ آیا
علیک السلام اے رفیع المدارج	کسی نے نہیں تیرے رُتبے کو پایا
علیک السلام اے امانِ دو عالم	ترا دامنِ لطف ہے سب پہ چھایا
علیک السلام اے جمالِ معانی	نہ تھا تیرے جسمِ مطہر کا سایہ
علیک السلام اے محبِ غریباں	ترے حلم نے بارِ اُمت اُٹھایا
علیک السلام اے تجھے ذاتِ حق نے	جو اوّل بنایا تو آخر دکھایا
علیک السلام اے شہنشاہِ وحدت	کہ توحید کا تُو نے سکھ بٹھایا
علیک السلام اے طبیبِ نہانی	دلوں میں جو تھے روگ سب کو مٹایا
علیک السلام اے سوارِ سبک رو	کسی نے تری گردِ راہ کو نہ پایا
علیک السلام اے رسالتِ پناہی	خدا کا ہمیں تُو نے رستہ دکھایا
علیک السلام اے ہدایت کے مرکز	تجھے حق نے انسانِ کامل بنایا

درود و سلام و صلوة و تحیت

یہ لایا ہے حامد تحف اور ہدایا



وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح: 3)

”اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کیا“

محبتِ مصطفیٰ ﷺ میں مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہوں

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں اقرارِ نسبتِ مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہوں

اللہ کریم جل شانہ نے محض اپنی ربوبیت کے اظہار کے لیے اپنے محبوب کریم ﷺ کو پیدا نہیں کیا بلکہ تاقیامت اس کا مظہر بنا دیا کیونکہ بحکم قرآن، قرآن کی آیات جو کہ خاص الخالص اللہ کریم کا حکم اور نبی کریم ﷺ کی درحقیقت نعت ہے اور یہ حکم تاقیامت برقرار ہے۔ اسی طرح محبوب کی شان و رفعت بھی تاقیامت قرار پائی ہے۔ اللہ کریم نے قرآن میں جو جو حکم فرماتے ان کی تفسیر و تشریح نبی کریم علیہ السلام کی ذات میں موجود ہے کیونکہ آپ ﷺ قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21)

بے شک رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

یعنی اللہ کریم نے قرآن میں ارشاد فرما کر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ اب اس کے آگے کچھ نہیں۔

الحمد سے لے کر وہ الناس تک سارا قرآن درحقیقت شانِ محبوبیت ہے۔ جگہ جگہ قرآن میں اللہ رب العزت نے مثال دے کر بات کو بیان فرمایا اور مثال دینا اللہ جل مجدہ کی سنت بن گیا اور اسی طرح ہمارے نبی کریم شہنشاہِ لولاک ﷺ کی ساری کی ساری زندگی حیاتِ مظہری تا قیامت نہ صرف ہمارے لیے بلکہ تمام اقوامِ عالم کے لیے نمونہ ہے کیونکہ قرآن کا حکم ابدی اور تمام عالم ایک ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کی سنت بھی ابدی حکم اور

نبی اکرم ﷺ کے میلاد کے حوالہ سے محفل قرأت، محفل نعت، سیرت کے جلسہ، کانفرنس، ریلی، جلوس یہ رنگ رنگی لائٹیں اور پرچموں کی بہار اپنے گلی محلوں، گھروں، مزاروں، درباروں، آستانوں، دفاتر، فیکٹریوں، مارکیٹوں میں غرض ہر شعبہ زندگی میں جہاں جہاں حضور کے عشق میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ برحق ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ کیا ہم نے یہ سوچا کہ جہاں ہم عید میلاد النبی ﷺ پہ اتنی خوشیاں مناتے ہیں وہاں پر غریب و نادار، مسکینوں اور یتیموں کو بھی ان خوشیوں میں شامل کرنا چاہیے۔ عید میلاد النبی ﷺ کے اس پُرمسرت موقع پر صاحب ثروت لوگوں کو چاہیے کہ مل کر کچھ رقم ایسی بھی جمع کی جائے جو گلی محلہ شہر یا گاؤں کی غریب مسکین بیوہ کی کفالت پر خرچ کی جائے، یتیم و بے سہارا بچیوں کی شادی کرائی جائے، کمزور ناتواں غریب بے یار و مددگار مریض کی صحت یابی کے لیے خرچ کی جائے، یتیم بے سہارا زیور علم سے محروم بچوں کی تعلیمی کفالت کا ذمہ لیا جائے، بے گناہ قیدیوں کی رہائی کے لیے امداد فراہم کی جائے، کسی غریب بیوہ کے گھر راشن کا انتظام کیا جائے، دینی مدارس میں تعلیم کے حصول کے متمنی طالب علم بچے بچیوں پر خرچ کی جائے، خالص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کی خاطر دین کے طالب علم کی پرورش پر خرچ کی جائے۔

آج یہ جگہ جگہ برقی قمقمے روشن ہیں، ہر عاشق رسول ﷺ کی دکان، مکان، گلی، محلہ، دفتر، فیکٹری میلاد کی جھنڈیوں سے جگمگا رہی ہے، گاڑیاں دیگر سوار یوں کی سجاوٹ کی جا رہی ہے۔ فضا میں رنگ و نور بکھیرنے کے لیے اہتمام کیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے عاشق گھر گھر لنگر سے تواضع کر رہے ہیں، شیرینی بانٹی جا رہی ہے، نیاز تقسیم ہو رہی ہے۔ کیا آج تک کسی نے یہ سوچا کہ ہمیں میلاد کے اس پُرمسرت موقع پر غریبوں و ناداروں کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ آج میلاد کے فضائل و برکات بیان کی جا رہی ہیں، ہمیں اس کا حق بھی ادا کرنا چاہیے۔ زکوٰۃ ماسوائے والدین کے اپنے سگے بھائی بہن دیگر قریبی عزیز واقارب پر



خرچ کرنا انتہائی انتہائی موجب برکت ہے تاکہ غریب بہن بھائی اس سے ہمارے برابر کھڑے ہو کر احساسِ محرومی سے نکل سکیں۔ کیا ہم نے یہ سوچا کہ ہمارے ہمسائے میں کوئی غریب بھوکا ہے؟ کسی بیوہ کے بچوں نے کھانا کھا لیا ہے؟ کسی مفلس نے پیٹ بھرا ہے؟ کسی یتیم و مسکین نے دوا دارو کے علاوہ کوئی چارہ کیا ہے؟ کسی بیمار یا اندھے نے اپنی دوائی کا اہتمام کیا ہے؟ کسی مظلوم کی مالی مدد کی ہے؟ ہسپتالوں میں یا گھروں میں بیمار بے یار و مددگار مریضوں کو دوائی خریدنے کی ہمت ہوئی ہے؟ جیلوں میں قید بے گناہ یا مظلوم قیدیوں کی رہائی یا دادرسی کے لیے کوئی قدم اُٹھایا ہے۔

حدیث شریف کا خلاصہ ہے کہ ایک مسلمان جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، کیا ہم یہ برداشت کرتے ہیں کہ ہم تو سرد راتوں میں نرم گرم بستر پر چین کی نیند سوئیں اور ہمارا بھائی بہن سردی کی شدت میں ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے مرجائے، گرمیوں کی تلخ شدت آمیز دھوپ کی حرارت سے اپنے جسم کو ایئر کنڈیشنڈ ایر کولر اور جدید ترین پنکھوں سے ٹھنڈک فراہم کرتے ہیں کیا کبھی یہ سوچا جس غریب کے گھر یہ سہولت نہیں اس کی زندگی کیسی گزر رہی ہے۔

آئیے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں حقیقی برکات و ثمرات اور اسلامی بھائی چارے کی فضا کو ہموار کرتے ہوئے عہد کریں کہ ہم لائٹوں سے اپنے گھروں کو روشن کرتے ہیں اپنی گلی محلوں کو سجاتے ہیں کیا ہم اپنے اندر کو روشن کریں گے، اپنے باطن کو میلاد کی حقیقی رنگت سے سجائیں گے؟ کیونکہ مخلوق کی خدمت سب سے بڑی عبادت ہے اور یہ وہ خدمت ہے جس کے متعلق ایک ولی کامل نے کیا خواب کہا ہے کہ خدمت کبھی رائیگاں نہیں جاتی انسان کی ہو یا حیوان کی کر کے دیکھ۔

عید میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالہ سے تقسیم کیا جانے والا لنگر اگر کسی غریب یا یتیم کی بیٹی کی شادی کا کھانا بن جائے لنگر کا لنگر اور دعوت کی دعوت کسی یتیم بیٹی کی رخصتی اگر

میلا دشریف کے لنگر سے ہو جائے تو ساری عمر دعاؤں کا خزانہ بھرتا رہے گا، کسی غریب مسکین نادار شخص کی تنگدستی دور کرنے کے لیے اس کی مالی مدد کی جائے اشیاء خورد و نوش کا اہتمام کیا جائے خدا دنیا و آخرت کے خزانوں سے مالا مال کر دے گا، ہسپتالوں اور گھروں میں شدید بیمار مریضوں کی دوا دارو سے خدمت کر کے ان کی صحت یابی پر تادم آخرت صحت اور لمبی عمر کی دعائیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ کسی غریب نادار طالب علم کو اس میلاد کی برکت سے زیور تعلیم سے آراستہ کر کے ساری عمر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی سعادت سے آخرت میں شفاعت محمدیہ ﷺ کا حصول ہو سکتا ہے، بے گناہ اور مظلوم قیدیوں کی رہائی پر نار جہنم سے آزادی ہو سکتی ہے۔

بحکم قرآن یہ وہ ذکر دوام ہے کہ اللہ کریم نے اپنے انتہائی محبوب کریم ﷺ کے ذکر کو بلند کرنے کا حکم دیا کیونکہ ظاہر ہے جب کوئی نعمت ملتی ہے تو شکر ادا کیا جاتا ہے اور امت محمدیہ اس بات پر فخر کرتی ہے کہ سب حضور ﷺ کی محبت ہے، وگرنہ کہاں یہ گناہگار اور کہاں وہ ذات والا صفات۔ اللہ اللہ۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اسی میں خامی تو سب کچھ نامکمل ہے



دلائل الخیرات اور صاحب دلائل

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور تقدیس و تنزیہ جس طرح نبی اکرم سرور دو عالم ﷺ نے بیان کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ مخلوق خدا میں سے کوئی شخصیت اس مقام کو نہیں پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم نبی معظم ﷺ کی عظمت شان کا چرچا کرنے کا جو اہتمام کیا ہے وہ بھی آپ کا ہی خاصہ ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے، آپ کا اسم مبارک احمد اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا کرنے والے ہیں جبکہ آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشر: 3)

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

کلمہ طیبہ، اذان، خطبہ، تشہد غرض جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس کے حبیب مکرم ﷺ کا بھی ذکر ہے، مولانا جمیل الرحمن قادری کہتے ہیں: اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں، غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہمارے پاس جبریل امین تشریف لائے اور کہنے لگے میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا؟ انا ذکر کرت ذکر کرت معی جب میرا ذکر کیا جائے تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا۔

قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کے ذکر جمیل کو فروغ دینے کا ایک اہتمام یہ فرمایا کہ اہل ایمان کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿Mujallah Shaikh-ul-Alam﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر،
اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دفعہ ہم پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص: 86)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہوں، میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، عرض کیا (فرائض و واجبات ادا کرنے کے بعد) چوتھائی وقت درود بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ وقت صرف کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کیا نصف وقت؟ فرمایا، جیسے چاہو، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لیے بہتر ہے، عرض کیا دو تہائی وقت؟ فرمایا: جیسے تمہاری مرضی، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: میں تمام وقت آپ پر درود شریف بھیجوں گا۔ فرمایا: تب تو تمہارے مقاصد پورے کیے جائیں گے اور گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف، ص: 86)

حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا زمین و آسمان کے درمیان موقوف رہتی ہے، مقام قبولیت تک نہیں پہنچتی یہاں تک کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔
(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص: 86)

اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اہل ایمان و محبت پورے اخلاص اور کمال ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کے تحفے اور ہدیے پیش کرتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی سعادتیں، برکتیں اور نعمتیں

صرف دو حضرات کے نام ملتے ہیں:

۱۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد السہلی
۲۔ شیخ ابو محمد عبد الکریم المنذاری رحمہما اللہ تعالیٰ

حضرت شیخ جزولی مذہباً مالکی تھے۔ آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام

۱۔ دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار۔ یہ کتاب سینٹ میں 1842ء میں چھپی، کئی بار قاہرہ اور قسطنطنیہ میں چھپ چکی ہے (پاک و ہند میں بے شمار مرتبہ چھپ چکی ہے)

۲۔ حزب الفلاح بابرکت دعا، اس کا مخطوطہ برلن (عدد 3886) گوتھا (عدد 820) اور لائڈن (عدد 22003) میں موجود ہے

۳۔ حزب الجزولی جو آج کل حزب سبحان الدائم لایزول کہلاتی ہے اور شاذلیوں میں متداول ہے اور مقامی زبان میں ہے۔

آسنی کے حاکم نے یہ خیال کر کے کہ یہ وہی فاطمی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے یعنی امام مہدی ہیں آپ کو زہر دے دیا۔ چنانچہ 16 ربیع الاول 870/1465ء کو آفرغال میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے یا دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں آپ کا وصال ہوا، اس دن نماز ظہر کے وقت آپ کی تعمیر کردہ مسجد کے وسط میں آپ کو دفن کیا گیا، رحمۃ اللہ تعالیٰ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نہیں تھی۔

آپ کے وصال کے 77 سال بعد سلطان ابو العباس احمد المعروف بہ الاعرج مراکش میں داخل ہوا تو اس نے آپ کے جسد مبارک کو لے جا کر مراکش کے قبرستان ریاض العروس میں دفن کیا اور اس پر گنبد تعمیر کیا، یہ مقبرہ آج بھی موجود ہے۔

جب آپ کا جسد خاکی نکالا گیا تو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اس میں کوئی

دلائل الخیرات:

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کے موضوع پر کئی کتابیں لکھی ہیں تاہم، بہت ہی ضروری ایک کام رہ گیا اور وہ ہے دلائل الخیرات کی خدمت، کیونکہ یہ کتاب درود شریف کے موضوع پر بہت ہی مشہور اور کثیر الاشاعت ہے اس کی ترتیب بہت عمدہ اور اس کا نفع بہت عظیم ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دلائل الخیرات کی سند حضرت شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے حاصل کی۔

حرمین شریفین میں علمی و عملی کمالات کے جامع حضرات ہوئے ہیں جو نہ صرف دلائل الخیرات کے باقاعدہ عامل ہوتے تھے بلکہ اہل محبت و معرفت ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے نسخوں کی تصحیح کرتے تھے اور ان سے اجازت بھی لیتے تھے، ایسے حضرات شیخ الدلائل کے محترم لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔

مولانا علامہ عبدالحی لکھنوی 1281ھ میں دلائل کی تصحیح کے لیے مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل علی بن یوسف ملک الباشلی الحریری المدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے 1332ھ میں مسجد نبوی ﷺ کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید مالکی کو تین نشستوں میں باریک بینی سے دلائل الخیرات پڑھ کر سنائی اور تحریری احازت حاصل کی۔

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر کی 1283ھ میں حرمین شریفین پہنچے اور پچاس سال تک طالبان علم و عرفان کو سیراب کرتے رہے۔

1323ھ میں مولانا عبد الباری فرنگی محلی حریم شریفین حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید امین ابن رضوان سے احازت و خلافت حاصل کیا۔

1324ھ میں امام احمد رضا بریلوی، مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید محمد سعید ابن علامہ سید محمد مغربی نے آپ سے حدیث مسلسل سنی اور ان تمام علوم و فنون اور سلاسل کی اجازت و خلافت حاصل کی جن کی امام احمد رضا بریلوی کو اپنے مشائخ سے اجازت حاصل تھی۔

۳۔ شرح شیخ زروق مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ عربی۔

جاں می دہم در آرزو، اے قاصد آخر باز گو

در مجلس آں نازنیں حرفے کہ از مامی رسد

”میں اس آرزو میں جان دیتا ہوں، اے قاصد! ہمیں اتنا تو بتا دے

کہ اس بارگاہ ناز میں ہماری کون سی بات پہنچتی ہے۔“

اس کے بعد امام جزولی نے نبی اکرم ﷺ کے دو سوا یک اسماء مبارک بیان کیے ہیں، بہتر یہ ہے کہ ہر اسم مبارک سے پہلے سیدنا کا اضافہ کیا جائے اور ہر اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے، اس مسئلے پر علامہ مہبانی نے الدلالات ابواضحات میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

علامہ شیخ ابو عمر ان زنائی نے تلاش اور جستجو کے بعد دسویک اسماء مبارکہ جمع کیے وہی اسماء مبارکہ اسی ترتیب کے ساتھ حضرت مصنف نے نقل کر دیئے ہیں، یہ مبارک نام پوری کتاب میں متفرق مقامات پر مذکور ہیں ابتدا میں یکجا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت و جلالت کا پتہ چلے، آپ کی محبت و تعظیم کو جلا ملے اور بارگاہ رسالت میں بکثرت درود شریف پیش کرنے کا شوق پیدا ہو۔ امام سخاوی نے القول البدیع میں ساڑھے چار سو سے زیادہ، امام سیوطی نے تقریباً پانچ سو، امام زرقانی نے شرح مواہب میں آٹھ سو سے زیادہ اور علامہ مہبانی نے ایک قصیدے میں آٹھ سو تیس اسماء شریفہ

بیان کیے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

اسماء مبارکہ کے بعد بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک کی تصویر ہے تاکہ ان کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا تصور نظروں میں جمایا جاسکے۔

اس کے بعد کتاب آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے، ہر حصے کو حزب کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ہر روز پوری دلائل الخیرات پڑھی جائے نہیں تو دو دن یا چار دن میں پڑھی جائے، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہفتے میں مکمل کی جائے۔ پیر کے دن فصل کیفیتہ الصلاة علی النبی ﷺ سے شروع کی جائے، آئندہ پیر کو آٹھواں حزب پڑھ کر اسی دن پھر پہلا حزب پڑھا جائے، درود شریف کے فضائل اور اسماء مبارکہ ہر روز پڑھے جائیں تو بہتر ورنہ کبھی کبھی پڑھ لیں تاکہ ذوق و شوق میں ترقی ہو۔

آداب: بندہ مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات تلاوت، قرآن کریم، ذکر الہی اور اتباع سنت کے بعد سب سے زیادہ اہم و وظیفہ درود پاک ہے جس کے دنیاوی اور اخروی بے شمار فوائد ہیں۔ دلائل الخیرات کی برکتیں حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو، بندوں کے حقوق ادا کرے، مسواک کے ساتھ وضو کرے، پاک صاف کپڑے پہنے، خوشبو لگائے، قبلہ رخ بیٹھ کر پورے اخلاص کے ساتھ دلائل شریف پڑھے۔

دلائل الخیرات کے بعض قدیم نسخوں میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود شریف پیش کرنے والے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، نبی اکرم ﷺ کی تصدیق، آپ کی محبت، آپ کے دیدار کا شوق اور آپ کے عظیم مرتبہ کی تعظیم ہونا چاہیے اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ آپ ان تمام امور کے مستحق ہیں۔

درود شریف کا فائدہ صرف پڑھنے والے کو ملتا ہے یا نبی اکرم ﷺ کو بھی فائدہ ہوتا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں، علامہ عبد الرحمان بن محمد الفاسی نے اسی

سلسلے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں: ادب یہ ہے کہ انسان یہ ارادہ کرے کہ صرف مجھے ہی فائدہ ملے، جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا تعلق ہے تو اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ (اس طرح علماء کے اقوال میں اختلاف نہیں رہے گا)

شیخ محقق، برکتہ المصطفیٰ فی الہند، شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، اگر تمہیں خواب میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو درودِ پاک پڑھتے وقت آپ کی بے مثل صورت مقدسہ کا تصور کرو اور اگر یہ سعادت حاصل نہیں ہے تو یہ تصور کرو کہ گویا سید عالم ﷺ اپنی حیات ظاہرہ میں تشریف فرما ہیں اور میں تمام تر تعظیم و اجلال، ہیبت و حیاء کے ساتھ آپ کی زیارت کرتے ہوئے درود شریف پیش کر رہا ہوں۔

یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ موصوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ انا جلیس من ذکر فی (جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے قریب ہوتا ہوں)۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے اس صفت سے کامل حصہ ہے۔

اور اگر یہ کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی اور تم نے روضہ مبارک کی زیارت کی ہوئی ہے تو اس کا تصور کر کے یہ خیال کرو کہ میں حضور سید عالم ﷺ کے سینہ اقدس کے سامنے کھڑا ہوں اور اگر روضہ شریف کی زیارت بھی نہیں کی تو اس تصور کے ساتھ ہمیشہ درود پڑھتے رہو کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں اور پورے حضورِ قلب کے ساتھ درود شریف پڑھو کیونکہ حضورِ قلب کے بغیر عمل کی وہ حیثیت ہے جو بے روح جسم کی ہوتی ہے۔ (ملخصاً)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے حبیب اکرم ﷺ کی سچی محبت، اطاعت اور یاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دین و دنیا کی حاجتیں بر لائے۔



کھجور کی گٹھلیاں

شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا: ”حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی“ جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔
(راحۃ القلوب، ص: 61)

اسم اعظم

انور قدوائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد امیر الدین قدوائی کے علامہ صاحب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسران علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور اس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذ اب بغل میں لیے اور کمرہ سے باہر آ گئے، درود پاک پڑھنا

Mujallah Shaikh-ul-Alam

وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔ کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحب دین آیا اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا، ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا، ”خدا کے لیے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں۔ آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاک کچھ بھی نہیں ہے۔“ صاحب دین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا، ”ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ!“ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین نے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات پچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بے شک جیل بھیج دینا۔ پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحب دین نے ایک رات کے لیے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لیے میرے ضامن مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ صاحب دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آ گیا، لیکن غمزدہ حد درجے کا پریشان۔ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

یہ فرما کر امت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی۔ پہنچ کر فرمایا ”السلام علیکم!“ وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا ”کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟“ فرمایا ”آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔“ وزیر نے استفسار کیا ”کس نے بھیجا ہے؟“ فرمایا ”مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے۔“ پوچھا کس لیے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لیے بھیجا ہے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین ﷺ کا فرمان سنا دیا۔

وزیر صاحب سنتے ہی اسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا، ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجیے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس نے آنے

جائے تو درود پاک آئے تو درود پاک پڑھتا رہے۔ میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا، میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آکر کہا اے اللہ کے بندے! اُٹھ! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ۔ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے، میں گھبرا کر اُٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اُٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آگئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سو ڈانی کھڑے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ چانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ سبز پیرا، بن زبیر تن ہے، تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا: ”پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔“ میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ میں اُٹھا اور میں نے کپڑا اُٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا، جگمگا رہا تھا، پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درود پاک پڑھتا کرتا تھا۔

(سعادة الدارين، ص: 126)

ہر کہ باشد عامل صلوا مدام
آتش دوزخ شود بردے حرام
بر محمد ﷺ سانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

